

کتب خانہ اشناع عشری لالہ مولیٰ کی مطبوعات

کوثر

جنگلی

کتب خانہ اشناع عشری لالہ مولیٰ

محل حقوق بحق پبلیشرز محفوظ ہے

کوثر

از تصنیف شاعر مشہور و معروف فردوسی ہند قادر الکلام
حسان الحند عالی جانب چوہھری دلورام صاحب کوثری
متولّن قصبه لانڈھیری سکھنمبران ضلع حصان

جسے

یونیورسٹی کتب خانہ اثنا عشری لاہور (جہر دوڑ)

موچیدر دازہ کوچہ مغل حومی نے شائع کیا

قیمت ۱۶

تعداد ۱۰۰۰

بارچہارم

اطلاع

اس آپ کوثر کا حق تصنیف جناب مصنف ضا
موصوف سے ہم نے خرید کر لیا ہے۔ لہذا کوئی
صاحب قصد طبع نہ فرمادیں۔ ورنہ بجائے فائدہ
کے نقصان اٹھائیں گے وہیں قدر حملہ دیں درکار
ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمادیں:-

المثل

میحر کتب خانہ اثناعشری (رجہرڈ)
موجید رازہ کوچہ مغل جویں

آب کوثر

فردوسی ہند چودھری دلورام صاحب کوثری
کا لغتیہ کلام

پہلا جام

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
کہ مصروف شیریں بیانی میں رکھا
میں لکھتا رہا نعت اور حق نے شب بھر
قر کو مری پاسیانی میں رکھا

نہیں اختیار اب سے کی نعمت گوئی
 بھی شغل ہم نے جوانی میں رکھا
 در مُصطفیٰ کی ملے گر گدائی
 تو پھر کیا ہے صاحبِ قرانی میں رکھا
 مسجد کو بے سایہ حق نے بنایا
 یہ پہلا نشان نقشِ ثانی میں رکھا
 جو ذرہ اڑا شہ کی گردِ قدم کا
 زمانے نے تاج کیا نی میں رکھا

نہ کر آفتاپ فلک اتنا غرہ
 کہ تجھ کو بھی ہے دارِ فانی میں رکھا
 بظاہر تو جلتا ہے پر حیف یہا

نہیں حصہ سوز نہانی میں رکھا
 در حضرت مُصطفیٰ مجھ کو بخشنا
 بچھے مشذل آسمانی میں رکھا
 تو ہے در بد رگردش آسمان سے
 مجھے حلقة ہر بانی میں رکھا

نہ کر شور اے بُلْبُل گل فسانہ
 ہے کیا تیری اس لئن ترانی میں رکھا
 میں ہوں نعت گو میرا رُتیہ بڑا ہے
 نہیں پچھہ تری ہمز بانی میں رکھا
 خدا نے کئے جبکہ تقیم رُتیہ
 تو ہوں سب کو پھر قدر دانی میں رکھا

کہ آدم کو خسیر ملائک بنانے کر
 اُنہیں جنتِ جاودا نی میں رکھا
 بڑی عمرِ نُجَاح بنی کو عطا کی
 سلامتِ جو طوفان سے پانی میں رکھا
 دیا خضرؑ کو چشمہ آبِ حیوان
 اپرائیم کو باغبانی میں رکھا
 دیا حسن بے مثل یوسف کو اُس نے
 سلیمان کو حکمرانی میں رکھا
 درم زندگی نخش عیسیؑ کو نخشنا
 تو موسیؑ کو خوش لئ ترا نی میں رکھا
 مُحَمَّد کو بھیجا جو آخر خدالے
 اُنہیں رُتبہ لا مکانی میں رکھا

مرے مُنہ سے منظور گئی نعمت حضرت
مجھے فرد رطب اللسانی میں رکھا

ڈرا نقشہ نعمت کا کر نظر اڑا
ہے کیا نقش بہزادہ مانی میں رکھا
بہادر پیاس شناٹے بھی نے
دہن کو مرے گل فشاں میں رکھا

بھی کے ہمئے نعمت گو دو براہر
کہ دلوں کو اک مدح خواہی میں رکھا
ہے حسان پہلا تو میں دوسرا ہمول
نہیں فرق اول میں ثالی میں رکھا

۸

خُدا نے اُسے سوپی مخل عرب کی
مجھے بزم ہندوستانی میں رکھا
اُسے سیر دکھلائی دشیت بیا باں کی
مجھے غرق سرِ معانی میں رکھا
عرب میں دھرائے قدرت سے پہنچا
اُسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا
میں کوثر سے پنجاب میں آیا یار و
مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا
لکھیں کوثری عمر بھر، ہم نے تیس
نہ کچھ اور غم زندگانی میں رکھا

دُو سَرَا جَام

نئی نعمتِ لکھوں نیا سال ہے
 کہ نورِ دن سے جی بھی خوشحال ہے
 خدا ہے مُحْسِن ہے اور آل ہے
 سوان کے جو کچھ ہے جنجوال ہے
 سمندِ لکم کی درم وصفِ شاہ
 نئی ہے ردش اور نئی چال ہے
 ہے نعمتِ نبی ذکر پروردگار
 کہ یہ تو عملِ حُسنِ اعمال ہے
 نمازوں میں شہ کا تصور رہے
 کہ یہ حال ہے اور وہ قابل ہے

رسائی ہے جس کی در شاہ پر
 وہی صاحبِ جاہ دا قبائل ہے
 پیغمبر کی انگلی کا ہے وہ نشاں
 سُخ مہ پہ بمحما چھے خال ہے
 ڈرول تین آفت کے کیوں دارے
 کہ نامِ محمد مری ڈھال ہے
 غم دین و دنیا مجھے کچھ نہیں
 شناخوان شر فارع ایوال ہے
 نہیں کچھ مرے دل میں جہز شوق نعت
 کہ ہر حستِ در حرص پا مال ہے
 میں عسرت میں لکھتا ہوں نعت بنی
 خدا ہے جہاں کا یہ افضل ہے

ورق چند ہیں نعت کے میرے پاس
 یہی اپنی بو بھی یہی مال ہے
 ہے پائے مجھ تھہ دل دل رام
 یہ نسبت مرے اونچ پر دال ہے
 مدینے کے آنے لگئے خوابِ مدینہ
 میاں کوثری نیک پہ فال ہے

لہ محمد ہیں حرفِ دال آخر ہے اور دل دل رام
 میں اڈل ہے - (کوثری)
 ۲۰ دال - دلالت کنندرہ

تیسرا جام

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
 محبوب الہی سے ہے یارانہ ہمارا
 کیا پوچھتے ہو کونز و فردوس کا قصہ
 یہ باغ ہمارا ہے۔ وہ مینا نہ ہمارا
 محشر میں پچالیں گے نبی مجھ کو یہ کہہ کر
 چھپڑ دنہ اسے یہ تو ہے دلوانہ ہمارا
 کیا اے فلک پیر ترا خوف کریں، ہم
 باہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا
 کیوں ساقی گردوں تو مری کرتا ہے دعوت
 تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیمانہ ہمارا

آقا ہے بنی اور علی اپنا ہے مولا
 ملتا ہوا سلامی سے ہے افسانہ ہمارا
 کنڈن ہے دہی کوثری جو خاک میں دکے
 اس واسطے ہے بھیس فقیرانہ ہمارا

پوتھا جام

عشقِ محمد صلی اللہ علیہ

تھا مجھے عشقِ محمد جبکہ یہ عالم نہ تھا
 بس خلاہی تھا خلاحنا نہ تھی آدم نہ تھا
 چناند سونج آسمان تار نہیں میں دریا نہ تھے
 گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرہ شبیثم نہ تھا

انقلاب دہر کا قانون تھا حرب فنا
 تھی خوشی معدوم بالکل اور پیدا غم نہ تھا
 دفتر پیدائش و اموات قطعی بند تھا
 محفل شادی نہ تھی اور خانہ ماتلم نہ تھا
 برس ہم و در ہم مرقع تھا جہاں، سچ کا
 پاد شہ کوئی نہ تھا اور سکئے در ہم نہ تھا
 آب آتش صنعت تحلیل میں محلہ ل تھے
 خاک میں یہ خاکساری اور ہوا میں دم نہ تھا
 عاشق دعاشو ق کاراز مجت تھا نہاں
 موسیٰ ہدم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا
 کوثری اس وقت بھی تھا مجھ کی عشق مصطفیٰ
 آجھکل جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا

پایپِ جام

کوثریٰ نہا نہیں ہے مُصطفیٰ کے ساتھ ہے
 جونبیٰ کے ساتھ ہے وہ کبر پاک کے ساتھ ہے
 کس لئے پھر درپے آزار ہیں اشرا ف قوم
 اُس کا کیا کریں گے جو خیر الورا کے ساتھ ہے
 پچھہ نہیں حسرت یہ بیضا کی مجھ کو اے کلیم
 پا تھا پنا دا من آں آل عبا کے ساتھ ہے
 انکشافِ مدعا پیشِ احمد ہیں کیا کروں
 میمِ احمد ہے کہ جو میری دعا کے ساتھ ہے

لئے دعا میں میم ملانے سے مُدعا بن جاتا ہے - میر احمد دعا یہی ہے کہ

میمِ احمد میری دعا کے ساتھ ہے (رکوثری)

رحمتہ للعالمین کے حشر میں معنی کھلکھلے
 خلق ساری شافع روز جزا کے ساتھ ہے
 لے کے دلورام کو حضرت گئے جنت میں جب
 غل بہوا ہند و بھی مجوبِ خدا کے ساتھ ہے

پڑھنا جام

ہے ظلمت میں آب بقا یا محمد
 ہر یہ نہیں میں مجھ کو ملا یا محمد
 ذرا اپنا کوچہ د کھایا محمد
 نہ فرقت میں مجھ کو ملا یا محمد
 نہ عاشق کو اپنے ستایا محمد

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
 کہوں اور کیا ماجرا یا محمد
 نہ کھولوں گا برقِ تحلی سے آنکھیں
 تصویر ہے تیرا سدا یا محمد
 خدا تیرا عاشق - تو عاشق خدا کا
 یہیں تم دلنوں پر ہوں فدا یا محمد
 خدا کی خدائی یہیں بچھ سا نہیں ہے
 تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمد
 نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پرسوا
 ترے نذر کارہوں یہیں گدا یا محمد
 نہ نہ ندوں سے صحبت نہ زاہد سے رغبت
 مرا حال کیا یہ ہٹوا یا محمد

تمہاری بدولت خدا مجھ کو بخشنے
 ہو متفہیل میری دعا یا محمد
 ترا کو شری رہتا ہے میں ہندوؤں میں
 ہے ظلمت میں آپ بقا یا محمد

ساتواں جام

دل جاں کا آرام نام علی ہے
 رواجس سے ہو کام - نام علی ہے
 دل دجاں کا آرام - نام علی ہے
 وظیفہ ہے زاہد کا یہ اسم اعظم
 مجاہد کی صمصم - نام علی ہے

راسی نام سے بڑھتا ہے جوش ایکاں
 تھے قیٰ اسلام - نام علیٰ ہے
 پس سرشار جس سے بزرگان ملت
 مے خُ کا وہ جام - نام علیٰ ہے
 مُحب کو نجات اس سے ہوتی ہے حال
 عدو کے لئے دام - نام علیٰ ہے
 بلا طمَنگی لیتے ہی نام حمد
 کہ راحت کا پیغام نام علیٰ ہے
 کہوں کو ثری کپ پس اس کے فضائل
 خود اللہ کا نام - نام علیٰ ہے

آٹھواں جام

پُرچھا جب حق نے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے
 کہہ دیا ہم نے شنا عے مُصطفیٰ کرتے رہے
 پند رہتے دین کے کیوں کام بعد از مُصطفیٰ
 مشکلیں آتیں کی حل مشکل کُشا کرتے رہے
 کچھ نہ ہاتھ آیا انہیں محنت کئی برباد سب
 جو علیؑ کو چھوڑ کر یاد خدا کرتے رہے
 کیا دکھائیں گے وہ مُمنہ اپنے بنی کو حشر پیں
 جو کہ آزر دہ دل خیر النشان کرتے رہے
 اشقیا میں اور اہل بیتؑ میں یہ فرق ہے
 وہ جفا کرتے رہے اور یہ دعا کرتے رہے

حضرت شہیر دین مصطفیٰؓ کے نام پر
 صلح سے تا عصر پنجوں کو فدا کرتے رہے
 معرفت کہتے ہیں اس کو بھوکا و غم میں حسینؑ
 زیر خبر بھی نمازِ حق ادا کرتے رہے
 تنگ دستی میں فراغی میں غرض ہر حال میں
 اختیارِ اہل صفا صبر و رضا کرتے رہے
 کوثری پھر قریں کیا ہوتی ایندرا جیکہ ہم
 عمر بھڑک کر شہید کر بلا کرتے رہے

نواں جام

کے سہند پیال اس طرز سے تو وصف احمدؒ کا
 مسلمان مان جائیں لو ہا سب تیغ ہند کا

مُحَمَّدِ اکبَرِ لامِ دلْوُ رامِ ہے میمِ مُحَمَّد سے
 تعلق سے طرح کا ہے مشدد سے مشدد کا
 مُحَمَّدِ آدرِ دلْوُ رامِ میں نقطہ نہیں کوئی
 کہ ہے مذاح اور مُحمدِ وحی میں یہ ربطِ کس حد کا
 بھی گنگا میں آڈو پا کبھی کوثر پہ جا نکلا
 پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص دریشِ مجرد کا
 بھی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رستہ
 مدینے کا بخف کا کربلا کا اور مشدد کا

لکھوں کیا کوثری میں کونسا قصہ ہے اب باقی
 مُحَمَّدِ حبِ خدا کا ہے خدا جب ہے مُحَمَّد کا

دو سوال جام

یا علیٰ مُرْتَضیٰ اے رازِ دانِ مُصطفیٰ
 مُصطفیٰ کے بعد تیرا ہے مکانِ مُصطفیٰ
 جس کا مولیٰ مُصطفیٰ ہے اُس کا مولیٰ تو بھی ہے
 درست رکھنے ہیں تجھے سب نوستانِ مُصطفیٰ
 شوہرنہ ہر اے تو صلی علی صلی علی
 تجھ سے قائم ہے جمال میں خاندانِ مُصطفیٰ
 ہے حسن خور شید تیرا۔ ہے تیرا حسین
 یہ ہے روحِ مُصطفیٰ اور وہ ہے جانِ مُصطفیٰ
 نجیک لمحیٰ تجھے اکثر محمد نے کہا
 نفس پیغمبر ہے تو حسب بیانِ مُصطفیٰ

ہے ترا دیدار دیدارِ جیدبِ ذوالجلال
 تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مُصطفیٰ^۱
 تو ہے بابِ مُصطفیٰ اور مُصطفیٰ ہے شہرِ علم
 لے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مُصطفیٰ
 کعبہ ربت جہاں تیری ولادت گاہ ہے
 پاک اور طاہر ہے تو مثلِ دہانِ مُصطفیٰ^۲
 نورِ تیرا نورِ احمد۔ نورِ احمد۔ نورِ حق
 شانِ تیری شانِ حق ہے یا ہے شانِ مُصطفیٰ
 بھر گیا علمِ لدنی سیدنا پر نور میں
 جملہ تو نے مهد میں پوسی زبانِ مُصطفیٰ^۳
 بخش سائین ادب سیکھے ہیں اُس نے قبل خلق
 کیوں نہ پھر روح القدس ہے پاسبانِ مُصطفیٰ^۴

جس طرح خورشید تا باں سے منور ہے فدک
 اس طرح روشن ہے بجھ سے آسمانِ مُصطفیٰ
 حامیِ ملت ہے تو اے خسر و خیر شکن
 ہو گئے معدوم بجھ سے دشمنانِ مُصطفیٰ
 پستہ خیر الورا پر سیا تو رحیم رت کی شب
 خوف میں تو بن گیادار الاماںِ مُصطفیٰ
 تیری تیغ کفر کشِ اسلام کی پلی بنا
 تیرا علم پاک ہے فیض لسانِ مُصطفیٰ
 اے وصیِ مُصطفیٰ تو سابقِ اسلام ہے
 ذاتِ اقدس ہے تیری جانِ جہانِ مُصطفیٰ
 تیری شمشیرِ دودم کی آپ نصرت کیا کہوں
 جس سے ہے برس برا بات تک بوستانِ مُصطفیٰ

خندق د بدر د اُحد میں تو شن تھا لڑا
 تیرا دم لو یا تھارا ک فوج گرانِ مُصطفیٰ
 پچھوم لیتی تھی پھر سہرا نصرت پر دردگار
 جب اُٹھا تا تھا و غایمیں تو نشانِ مُصطفیٰ
 کوثری کے کام د ہیں ایک ہے لیکن مآل
 ہے شناشوں ایسا دم ح خوانِ مُصطفیٰ

گیارہ صوال جام

شفاعت

جس دم د بایا مجھ کو گناہوں کے بارے
 میں شافع گئے کو رکا پھر پکارے

حضرت نے آئے کے مجھ کو سبکدوش کر دیا
 رحمت بڑی کی شافع روز شمار نے
 دیکھا بنا کے جب کہ محمد کا حسن ولور
 محبوب اپنا کر لیا پر وردگار نے
 منکر نکیر کرنے لگے عندر و معذرت
 کس کا لیا ہے نام یہ صاحب مزاں
 پاں ہاں نکل گیا مرے مٹھے سے علی کا نام
 مشکل کی میری حل شہیدِ لعل سوار نے
 دنیا میں بے شمار خطابات آج تک
 شاہوں سے پائے بعض صغار و کبار نے
 یکن خطاب مجھ کو ملا سب سے خوب تر
 حضرت بڑی کی جس کی ہر ک شہر پایا نے

رند خراب ساقی کوثر مجھے کہو
 بخشائے یہ خطاب شہزاد الفقار نے
 ہے نام دلو رام تخلص ہے کوثری
 دیہ د حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

بارہواں جام

سبیح بھی ہے ہاتھیں اور ذوالفقار بھی
 بارہ امام - چهار ده مقصوم - پنج شن
 پھر عشرہ مبشرہ - آور چار یا رہی
 ان سب میں جو شرکیتے دہ ہے ہے علیٰ فقط
 سب سے جدا ہے آور ہے سب میں شمار بھی

بھرت کی شب تھا بستر احمد پہ محو خواب
 اک شب میں جانشین بھی بنا جاں نثار بھی
 دا ماد بھی نبی کا وہ نفسِ نبی بھی ہے
 یہ مسئلہ ہے سمل بھی اور پیچدار بھی
 مشکل کشاۓ خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
 بے اختیار بھی ہے وہ پا اختیار بھی
 یکتا وہ زر ہد میں ہے شجاعت میں فرد ہے
 تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوق الفقار بھی
 اللہ اکبر اس مرے مولائی شان پاک
 مردُور بھی ہے اور شہدُ دل سوار بھی
 حبِ علی سے دل ہے غنی فقر و عسر میں
 ہے کوئہ می غریب بھی اور مال دار بھی

رُباعی

کیا پہنچا میجا جو فلک پر پہنچا
 مقصود کو اپنے نہ کند رہنچا
 اللہ وغنى کو ثری ایسا چالاک
 گناہ سے ج پھس لاب کو ثرہ پہنچا

ہندو کجتاش

محشریں دی فرشتوں نے دادر کو یہ خبر
 ہندو ہے ایک احمد مرسل کا مرح گر

ہے بُت پرستِ الگریبہ لیکن ہے نعتِ گو
 احمدؐ کی نعتِ لکھتا ہے دُنیا میں پیشتر
 ہے نامِ دُورام تخلص ہے کوثری
 لے جائیں اُس کو خلد میں یا جانبِ سفر
 سُنتے ہی یہ ملاعکہ سے اک الٹکھی بات
 فرمایا ذوالجلال نے جنت ہے اُس کا گھر
 اللہ وَاکب را حمدِ مُرسل کا یہ لحاظ
 کی حق نے لطف کی سگِ دُنیا پہ بھی نظر
ہندوہی مکہ مولانا خوانِ مصطفیٰ

ہندو سمجھ کے مجھ کو ہنہم نے دی صدا
 میں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بولا کہ بجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
 کیا وجہ بجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پاسکا
 کیا نام ہے تو کون ہے مذہب مئے تیر کیا
 جہاں ہوں میں عذاب جو بجھ تک جاسکا
 میں نے کہا کہ چائے تعجب ذرا نہیں
 واقف نہیں تو میرے دل حق شناس کا
 ہندو سی - مگر ہوں شاخوانِ مُصطفیٰ
 اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آسکا
 ہے نام دلورام تخلص ہے کیثری
 اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتاسکا

جنت البقیع

کیا جنت البقیع کی شانِ رفع ہے
 بُرُوج فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے
 چھپ جائے عرشِ جس میں وہ دامنِ سبع ہے
 باڑہ میہنے سیر ہر ایک نیع ہے
 خلدِ نہمِ جہاں میں یہی ارضِ پاک ہے
 کھل البصریں کی نعلیٰ میں خاک ہے
 مدفول جو یہاں ہے وہ غم سے ہے رستگار
 دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقد کا ہے فشار
 برزخ کا ہے زمانہ یہاں میسمِ بہار
 جنت کے لُور کا ہے اسی خاک پر قرار

اس سے دکان دوڑے دُنیا کے رشتہ کی
 سرحد ملی ہوئی ہے اُسی سے بہشت کی
 ہے جنتِ الحقیقی کی جنت کو جستجو
 مٹی کے عطر میں بھی لبھی ہے یہیں کی بو
 اس خاک پاک کی ہے دُنیا کے آبر و
 زرم کو اس کی چاہ ہے کوثر کو آرزو
 ذرہ ہے آفتاب اسی ارضِ پاک کا
 صدقہ ہے یہ تھام بزرگوں کی خاک کا
 مٹی میں اس کی مٹی بزرگوں کی ہے ملی
 حُرمت ہے اس کی پیش خداوند اپنے دی
 مشاقِ اسکے رہتے ہیں قدسی جنتی
 اس کی ہندو کے یہیں خلدی دکوثری

پر طرفی ہے اس پہ پنجم مل جب ریل کی
 راس خاک میں صفائی مئے سلبیل کی
 ہے اس زمین کا پیش خدا مرتبہ بڑا
 لکھا ہے ایک کافر صمد سالہ جو مرا
 گزر اجنازہ پاس سے اس شخص غیر کا
 خاک تقبیع اڑ کے کفن پر گرمی ذرا
 دونخ میں خاک پاک کا جانا محال تھا
 کافر کا بارغ خلد بھی پانا محال تھا
 کہتی تھی خاک پاک کہ ناجی تو ہو چکا
 کہتا تھا کفر لے کے ہنسم میں جاؤں گا
 کفر اور خاک پاک میں جھلکا جو یوں پڑا
 آخر خدا نے لطف سے زندہ اُسے کیا

آئی نہ ائے غیب کہ کیا چیز پڑ گیا
کلمہ پڑھ کہ تیرانصیب آج لڑ گیا
کلمہ پڑھانی کا جو چیز کی چاہ میں
تخفیف ہو گئی وہ میں جرم دکناہ میں
مقبول ہو گیا وہ حضورِ الہ میں
رستہ بلا بہشت کا دنخ کی راہ میں
اُس کو نہ پھر پُواہو ہی دنیاۓ زشت کی
مند تے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی
مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُس پہ مہرباں
آئی بہار اُس کے چین میں لپس از خزان
ہے جنت البقیع کی رحمت یہ بے گماں
ہاں جنت البقیع بھی جنت کا ہے نشاں

پلہ رضِ پاک آفت دُنیا سے پاک ہے
 کیونکرنہ پاک ہو کہ بُرگوں کی خاکت
 ہے جنتِ البقیع بُرگوں کی یادگار
 میں اہل بیت پاک کے اکثر یہیں مرزاہ
 قبرِ جناب فاطمہ زہرا کے میں نشانہ
 جس پر ہے اُس کے فضل فضائل کا انحصار
 شامل چہ اس میں خاک ہے آں رسول کی
 اس واسطے خدا نے یہ حُمرت قبول کی
 قبرِ حسن یہیں ہے نہیں اس میں کچھ کلام
 زین العیا کا بعد قضائے ہے یہیں قیام
 مدفوں یہاں ہیں باقر و عفس سے بھی امام
 کچھ اور بھی ہیں تڑپت سادات نیک نام

اصحابِ مُصطفیٰ بھی یہاں فن چند ہیں
 قبروں سے جن کی اس کے مراتب بلند ہیں
 کہتے ہیں سیدہ کا یہاں ہے جہاں مزار
 کر سی و عرش اُس کی فضیلت پہ ہیں نشار
 میدانِ حشمت ہو گا اسی جائے آشکار
 پچھے کا دال پہ تخت خداوندر دزگار
 دربارِ ذوالجلال مقامِ بقیع ہے
 کیا جنتِ الواقع کی شانِ رفیع ہے
 سب کچھ یہ فاطمہ کا تصدق ہے بیگماں
 در نہ کبھی تھے اس پہ مزار یہودیاں
 قبرِ جناب فاطمہ کے چند ہیں نشاں
 جن میں سے اس جگہ بھی علامت ہے کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبریں ہے بتول کی
 یا پاس ہے رسول کے بیٹی رسول کی
 کیا بضاعتہ الرسول کی شان جلیل ہے
 پا بار رسول پاک ہے دادا خلیل ہے
 عیسیٰ بھی ایک آن کی شفا کا علیل ہے
 رکھ اعتماد کیوں تجھے فکر دلیل ہے
 لفڑ دل عذک نہ زہرا کی خاک ہے
 پڑھتا درود اس پہ خداوند پاک ہے

تقطیع شعر میں تجھے ہر دم یہی ہے دُھن
 مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
 شامیوں کے وصف ذکر میں کھوئے کیوں سخن
 ہاں آں مصطفیٰ کے مناقب ذرا تو سُن

پایا وہ کس نے پایا جو پایا بتولؑ نے
 فرمایا کس کو اُم ابیہا رسولؐ نے
 حقابہار پار غ بنتؓ ہے فاطمہؓ
 زینت دہ مقام امامت ہے فاطمہؓ
 کوثر ہے جس کی کسر دہ کثرت ہے فاطمہؓ
 نقد بہائے خلعتِ حدت ہے فاطمہؓ
 توحید کرد گارخاناب بتولؑ ہے
 اصل فرع اور وہ فرع اصل ہے
 معصومہ ہے کہ حرمت حوا ہے فاطمہؓ
 دنیا میں شاہزادی دنیا ہے فاطمہؓ
 خاتون خُلدہ مریم کبراء ہے فاطمہؓ
 صدیقہ ہے بتولؑ ہے زہرا ہے فاطمہؓ

سب عوْذ میں لیں فضیلت کسی کی ہے
 بیٹی نہیں کی اور وہ نہ وجہہ علیٰ کی ہے
 اُم الحسن ہے ما در شبیر خوش شعار
 القصہ وہ ہے جدہ سادات پادقار
 کیا مجھ سے اب فضائل نہ را کا ہو شمار
 خوش ہیں سے فاطمہ ہے خوش اُس سے ہے کرو گا
 بندی بھی ہے خدا کی وہ لا رخدا بھی ہے
 وہ اشرف النساء بھی ہے خیر النساء بھی ہے
 پابا ہے وہ کہ ختم رسول ہیں کا ہے لقب
 شوہر امام ہر دوسرے سید العرب
 بیٹے حسن حسین ہیں خادم ہیں جن کے سب
 وہ کار خیر جن کونہ دُپتا میں نہی طلب

شوہر سنجی ہے خود بھی سنجی ہے پس سنجی

واللہ فاطمہ کا ہے سب کھر کا لھر سنجی

آئی ہے کس کو چادرِ تعظیم - یہ کہو

عفت کا ملک کس کی ہے جاگیر - یہ کہو

منظورِ حق کو کس کی ہے لو قیر - یہ کہو

پیٹھے ہیں کس کے شبر و شبیر - یہ کہو

تلہم کس کی کھڑیں جناب علیؑ نے کی

تعظیم کس کی برمہ منبر بُنیؑ نے کی

لکھا ہے یہ کہ جمع تھے صحابہ باونا

دھی خدا مُستاتے تھے منبر پر مُصطفیؑ

سین پین سال کا تھا جناب بتول کا

مسجد میں کھیلتی ہوئی آئی وہ باصفا

پیغمبر کو آپ نے یکمہ کے شاداں بڑے ہوئے
 تعظیم فاطمہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے
 اصحاب نے جو دیکھا یہ اُنفت کا ماجرا
 کی عرض - یا نبی ہمیں حیرت ہوئی سوا
 ابلاغ پڑھوڑ کر ادب فاطمہ کیا
 کبڑو یہود طعن کریں گے۔ یہ بُر ملا
 پسچین اس قدر ہے جن پچھل کے پیاریں
 پہلیع کر سکے گاہ کیا روزگار میں
 پس کے درفشاں ہوئے یہ لُوں بادشاہ دیں
 پیغمبر کے اپنی میں ہرگز اُٹھا نہیں
 تو حیدر زد الجلال ہئے زہرا یہ با لیقین
 وحدت کا پاس کرتا ہے اک فرض مُسلمین

تو حجید حق کا دل پہاڑ بھبھڑا ہو
 احکامِ حی چھوڑ کے یہ مائن اُنھوں کھڑا ہو
 پیدا بزرگ ہوں گے وہ بطن بتول سے
 دُنیا کو پاک صاف کریں گے جہول سے
 ماہر وہ ہوں گے جملہ فرع و اصول سے
 کام اُن کو ہو گا دینِ خُسدا درسیل سے
 سرکٹا کے دین کو قائم کریں گے وہ
 اور بھوکے پیسے اہل خدمت میں یہی گے وہ
 یہ رہنسن کے ہو گئے صحاب مطمئن
 پڑھنے لگے درود جوان اور سب مسیں
 کہتے تھے پار پار یہی خور و انس و جن
 صلی علی مُحَمَّد و آلِ مُحَمَّد

یہ حبل کی ہے شناوہ سُپہر لقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ رفع ہے
 ہموگا بجور دنہشہ زماں میں آشکار
 سب کو ملے کا حکم خُدا دندر و زگار
 سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند آیں با
 اُٹھتی ہے اپنی قبر سے زہراء پا وقار
 جب تک نہ یہ بہشت میں پنچے لقیع سے
 کھولے نہ کیئی آنکھ شرفِ ضمیع سے
 القصہ اُٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے
 یوں پھر کے گی عرض دہ پشیدگار سے
 بہتر لقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
 محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فشار سے

پچھے وہی میں نہ اس کو مجھے اس سے پیار ہے
 آئندہ لوخدہ ہے مجھے اختیار ہے
 فرمائے گا خدا تری عرضی قبول کی
 بیٹھی ہے تو ہمارے محمد رسول کی
 پھر حکم حق یہ ہو گا نہیں بات طول کی
 جنت ملے بقیع سے خاطر بدل کی
 تختہ ریاض خلد کا ارض بقیع ہے
 کیا جنت البقیع کی شانِ فیع ہے
 حال دل مسرور حصارِ اسلام
 مسلم کو ہوا طور حصارِ اسلام
 احمد سا ہوا اس کا مردگارِ محمد
 کس طرح ہو محسور حصارِ اسلام

فاروقِ عظیم

پا عمر فاروقِ عظیم اے امیر پاکرم
 تیری ہبیت سے کیا سرسر کشیں نے ڈر کے خم
 دشمنان دین سرمدی تجھ سے عاجز آگئے
 شرک کی ہستی کو تو نے کر دیا پاکل عدم
 مفخر تجھ سے رہا تخت خلافت دہر ہیں
 تو نے ہر اک ملک میں گاڑا شریعت کا علم
 دادی بیت المقدس ہے تیری تفریج گاہ
 یاد کرتا ہے تیری رثا کو پورہ شلم
 تاج کسری کو تھے قدموں سے کیا کیا ناز ہیں
 ہے درشیں کا دیانت پر تیری گرد قدم

ہم کے بُت خانے تیرے شورِ پیشہ سے خراب
 پھر گیا آتشکندوں پر تیرا سیلا بحشم
 پسٹ ٹو نے کر دیا اونج عظیم ردم کو
 ہو گئی ڈھیلی بنائے قصر ہر قل ایک دم
 جو کیا تو نے۔ کیا اسلام کی خاطر۔ غرض
 تیرا دم بھی بعدِ ختم المرسلین ہے مغتنم

حدیث شرع پاک جاری ٹو نے کی فرزند پر
 مر گیا پیٹا بحوال اور کچھ نہ تھا بچھ کو الم
 زیب دیتا ہے بچھ سالار عادل کا لقب
 عدل بھی کھاتا ہے تیرے قل فیصل کی قسم

تیراڑہ چھپ چھپ کے پھرنا شرب کو بھر عسل داد
 ہے رعیت پروری نی ایک بُرہ مانِ اتم
 تیری رائیں علیسِ حجی کبر پایا ہمونی رہیں
 چھپ کو کرتے تھے نبی اکثر قضا یا یہیں حکم
 گوئرے قبضے میں بیٹھال کا کھل مال تھا
 پاتھ کرائیٹ اپنائی، بھر تار پا لیکن شکم
 مثل افعح کو شری تیر شناخوان ہے مدام
 یا ”عمر فڑا“ ہے آج کل اُس کا وظیفہ و مبدام

دارِ عمل و کارِ حصارِ اسلام

احوال کا اسرار حصارِ اسلام

حال اور عمل اس کا کھلا دلورام

مُسلم کا مدد کارِ حصارِ اسلام

فالح بیت المقدس

یا عمر فاروق اعظم پیرا جب ہے ادب
 شامل یارانِ احمد تو بھی ہے اے حق طلب
 بے گاؤں سالارِ عادل خاص تیرا ہے خطاب
 فالح بیت المقدس تیرا ہے پیشک لقب
 رُوما درایران سے تو نے لیا بالج اور خران
 ہے بجا بچھ کو کھوں میں گر سلیمان عرب
 زندہ باز رو تیرا بتلاتے ہیں کو فادہ در دشمن
 تیری ہمت کی گواہی دیتے ہیں شامِ حلب
 رو نتِ اسلام تیرے عہد میں ایسی ہوئی
 اہلِ عالم کی نگاہوں سے گرے و پان سب

ملتِ بیضا کو تو نے آشکارا کر دیا
 تو نے پھیلا یا بھی کا دین اور علم ادب
 مرشدِ کامل بھی ہے تو مرید با صفا
 کیون ہے پھر ذاتِ تیری عزت یہیں کا سبب
 تو بھی ہے سردارِ اک منجمائہ قومِ قلیش
 خاندانِ مصطفیٰ سے تیرا ملتا ہے تسب
 پڑھ کے کلمہ تو بنا اُس وقت احمد کا رفتی
 فرضِ دا مسلم کیا کرتے تھے سب چھپ چھپ کے جب
 تیرے ایماں سے ہوئی وہ تقویتِ اسلام کو
 ہر طرف دینے لگے مسلمانوں اور دشمنوں
 رحم تیرا ہے براۓ دوست لطف کر دگار
 تھر ہے فمار کا بہر عدو تیرا غصب

سالہا خورشید نے ڈھونڈا زمانہ میں مگر
 اہل عالم میں ملا تجھ سا میرا اور کب
 تیری شانِ مملکت کا ہو نہیں سکتا بیان
 تیری طح عدل کی توصیف میں ہیں بندلب
 آنوری بلکہ لکھ کے شاہوں کے قصیدے خوش رہا
 کوثری کی ہے تیری مدحت سرائی میں طب

شش جت میں پر حماسہ مسلم اہل ایکا پھر

کوئی دن میں دوسرے دینِ مُصطفیٰ آئے کا پھر
 شش جت میں پر حماسہ مسلم اہل ایکا پھر
 ملتِ بیضاء کی پھر پھیلے گی ہر سو روشنی
 شعلہ ادیانِ کفر و شرک بتجھ جائیکا پھر

مہدی آخِر زماں فرمائیں گے کا خُرطُمُور
 صورتِ جالِ مُنہ کی ہر عدو کھائے گا پھر
 شرک پر توحید غالب یک بیک آجاییگی
 کفر پر ایمان فتح آخِری پائے گا پھر
 بر طرف ہو جائے گا سارا نہ صیر الْفَرَكَ
 آفتابِ دینِ دادِ رجلوہ و کھلائے گا پھر
 ہر طرفِ امنِ دامال ہو گا جہاں میں بیکماں
 ظلم و طغیان کا نشان فی القورِ مثٰجٰیکا پھر
 خلق میں خیرِ الفرود کا پھر زمانہ آئے گا
 مسلمان ہر شخص ہو گا اور نہ لکھرائے گا پھر
 ظالموں کو مہدی آخِر زماں دین گے سزا
 داد ہر مظلوم بے کس بیکماں پائے گا پھر

پھر ہی پھر کے پھیر میں پھر واپا یا ہم کو کس قدر
کوثری جی اس کے دم میں کون اب آئیگا پھر

صیغہ اخوت

نبی نے یہ سرما یا بالائے ممبر
مُسلمان مُسلمان کو بھائی بنائے
اخوت کا صیغہ پڑھے ہر مُسلمان
کہ نفرت گھٹائے مجتہ بڑھائے
مُسلمان یوں تو ہیں آپس میں بھائی
پہرآک اخوت کا صیغہ پڑھائے
اخوت کا صیغہ پڑھوتا کہ ہر آک
بہشت بریں بعد مرنے کے پائے

اگر ایک بھائی ہو دو نخ کے لائن
 اُسے دوسرا خلدہ میں لے کے جائے
 اخوت میں پس سینکڑوں فائٹے بس
 کہ باہم اخوت دلوں کو ملائے
 یہ سُن کر صحابہ بنے بھائی بھائی
 وہ اپنے ہوئے جو تھے پہلے پرانے
 ابو بکرؓ بھائی عمرؓ کے بننے تھے
 ابو ذرؓ کے سلمانؓ بھائی کھائے
 بنے عبد رحمن و عثمانؓ بھائی
 کہ مقدارِ عمارؓ کوہ مل سے بجائے
 غرض سب صحابے نے پھر پیردی کی
 اخوت کے چرچے سنے اور سنائے

بنی نے بھی بھائی علیؑ کو بنانکر
طریقے اخوت کے سب کو بتائے

بنو بھائی بھائی مسلمانو! تم بھی
محبت کا تم کو مرا تاکہ آئے
اخوت پیں اسلام کی ہے ترقی
اخوت چنہم سے پے شک بچائے
رکھو پا درسم اخوت بنیؑ کی
نہ بھسلے سے کوئی بھی رکھولے بھلائے
رکھو پا درمسعیؑ کو شری کا
مسلمان مسلمان کو بھائی بنائے

توت بیان

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہِ حق شناس
 چھڑھکر اس پر آئے دشمن بیشمار دبے قیاس
 شکرِ اسلام کم تھا شکرِ اعداء کثیر
 فتح و نصرت کی بظاہر میمنوں کو تھی نہ آس
 مشورہ باہم یہی ارکانِ دولت نے کیا
 اپا طاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر راس
 مُسُن کے جاؤ سوں سلسلہ کیں لے سامان حرب
غازیانِ میں کے دل پر چھاگیاں اکابر پیاس
 شاہِ نصرت کام نے پیدل جو دیکھا فوج کو
 شہر سے رنگلا بدلت روہ فقیر انہ لباس

دل میں کہتا تھا کہ کبھیں کس قدر مسلک کے
 لئے کل آپس میں قوم اشرف مخلوق دن اس
 امتحانِ قوم جو منظور تھا از راہ درد
 ایک قریب میں لیا پہنچے ہوئے سلطان پلاس
 اہل عالم پر تھا عالم خواب کا چھا یا ہوئے
 وقت آدمی رات کا تھا اور زمانہ تھا اُداس
 دے کے دشک ایک در پردہ شہر پیدا نہخت
 بُل پکارا۔ کھولئے دروازہ اے گروں اساس
 اے اخی اے صاحب خانہ ہوئم پر صد مسلم
 آئیے باہر مری کچھ آپ سے ہے التماں
 صاحب خانہ زیب تھا صاحب بیان ددیں
 تھا مسلمان اور اُس کو قوم مسلم کا تھا پاس

دُختر و شمشیر و اسپ و زیور و لقد و طعام
 الغرض سب کچھ وہ لے کر آیا جو تھا اس کے پاس
 اُس کی زوجہ بھی چلی شوہر کے چیजھے اس طرح
 تھا جراغ ایک لاث میں اور دوسرے میں تھا کلاس
 ہو گیا مہمودت سلطان دیکھ کر یہ ما جرا
 رہ گیا بس وہ بخدا دراڑ گئے ہوش و حواس
 کچھ نہ آیا جب سمجھ میں بولا سلطان اے اخی
 پے مجھے تیرے ارادے پر سفر کا التیاس
 گھر کے مالک نے کہا تو نے صد امجھ کو ہو دی
 تیرے نطق گلہشان سے آئی باغ دین کی باس
 ہے کوئی مرد مسلمان گردش گرددول سے ننگ
 تیرے طرز گفتگو سے یہ کیا میں نے قیاس

تیرے پئے دشت آنے کو سمجھا میں امر احتیاج
اس لئے لا یا ہوں میں سامان حفظ و احتراس
ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان و دین
کام آئے بھائی کے بھائی بوقت منج دیاں
تجھ کو زردی ہے اگر حاجت تو خضر ہے یہ نقد
ہے اگر عربی تون - تجوہ کو بنوا دوں بآس
بھوک سے تکلیف ہو تو ما حضر خضر ہے یہ
پیچھے پانی بھی اے بھائی اگر غالب ہے ہیاں
ہے تجد سے اگر زحمت - تو پھر ہے آج سے
میری بیٹی تیری زدچہ میری زدچہ تیری ساس
درپے آزار کوئی ہے، تو لے کے اس پ دستغ
تیرے دشمن سے لڑوں میں بے خطر مثل فراس

دیکھ کر اس کی اخوت شہنے دل میں یوں کہا
ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف وہ راس

کھول کر دل دشمنوں سے پھر لڑا ڈھنڈار
فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکر و سپاس
غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی راس طرح
کوئٹھی بھوکے ملپی جس طرح چہر جائیں گھاس

دل سے خطاب

اے دل نا عالمت انہیں مستی تو نہ کر
چند روڑہ زندگی ہے رعیم ہستی تو نہ کر

تیرے بھی پھر جائیں گے دن ایک دن اسے ہوشمند
 کام کر جوچہ اور فکر اور حوصلہ پرستی تو نہ کر
 جب کہ میں کرنے لگا تو بہ تو ساقی نے کہا
 ترکِ رندھی سے شراب نابُستی تو نہ کر
 کوئی تری حد سے نہ بڑھ جب رسول اللہ میں
 بُت پرستی چھوٹ کر آدم پرستی تو نہ کر

قطعاً لا جواب

اک شخص نے علی ولی سے یہ عرض کی
 اے نائب رسول خُدادِ ام طلکم
 بو بکری اور عمری کے زمانہ میں چین تھا
 عثمانؑ کے بھی عہدہ میں بریز تھا یہ ختم

کیوں آپ ہی کے دُور میں جھگڑے یہ پڑ گئے
 میری تو عقل ہو گئی اس مسئلہ میں کم
 کرنے لگے۔ ہے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
 ان کے مشیر، تم تھے ہمارے مشیر تم

آسمانِ اسلام

مشهُور مُصطفیٰ کا مَوْذُن بلا خ نہ تھا
 جس کو اذان دینے میں حاصلِ کمال تھا
 یہ کن ادا وہ شیں کو کرتا تو کس طرح
 اہل جیش سے لہن عرب کا محال تھا
 مُسلی زبان سے شیں کو کہتا تھا یہیں وہ
 گویا کلیم عصر وہ لکنتِ مقال تھا

کرتے تھے روزِ اہل عرب نکنہ چینیاں
 جن کو بلال فُسْن کے حزین تھا بڑھاں تھا
 فرمایا ایک روز یہ اُمّی خطاب نے
 جو جمیع صفات و ہمایوں خصال تھا
 منظورِ حُم کو اس سُدھی ہے بلال فُسْن کا
 یہ سنتے ہی بلال کا زائیل ملال تھا
 اسلام کی سہولت و وسعت پر خور کر
 کیا لطفِ مُصطفیٰ کرم ذوالجلال تھا
 احکامِ شرع پاک گواہ تھے اس قدر
 شیدا ہر ایک غیر بھی ہر ماہ و سال تھا
 دین بھی تھا سہیل پر دشوار کر دیا
 وہ دفترِ خیال ہے جو ایک خال تھا
 اہلِ غرض نے اس کو بڑھا لر کھٹا دیا
 جس دیں میں کوئی نیازِ احمد پر طبیعی

ت

اینی اس بہترین اور پہنچ بیشتر کا تقدیر کے لئے، پرمش کرنے کیلئے زندگی مالی کیف و انسانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَدْحُوكٌ مَهْتَاهْ أَشَارَ عَوْشَى لِرْجَبْرُو الْأَمْرَ

مشیحیہ موحدہ رازہ

یہ کتاب نے مانع حال کی الہوب تسبیب نے، جو ہمارے کے مابین اور
لذت بخوبی کے لئے کامیاب رہتا ہے کہ پڑھنے کے لئے اپنے میں
کے دوست میں لے کر رہے ہیں۔ ایک ایسے افسوس نے اندر اتنا سوز
لگایا کہ اس کا کوئی کامیابی نہیں۔ عجائب اتنی سلسے اور عالمی سبز
بھادروں کا تنظیمیں کرتے ہیں۔ عجائب اتنی سلسے اور عالمی سبز
کریڈٹ کے بعد ایک پیغمبر نے یہ سے کہا کہ یہ دوست میں ساون
اس کا غرض منشیون و مانغ پر چھا جاتا ہے کہ اس کی ہمایہ خوبیان صرف
دیتے ہیں میں میں۔ اسلامی دین یا کوئی دین گھر کی کتاب سے خال
مہربانی ہے۔ ہمارا عومنی ہے کہ آج تک کوئی کتاب اس کی قیمت
کیا پر کی نظرے میں کرنی ہوگی۔ کتاب کی کچھ ایسا جیسا اور جلد اتمان
دیوڑیتے ہیں۔ تم ۲۵۰ صفحات با وجود تہدا صاف تسبیب میں میں
میں کا یہ علم کرنا خواہ اٹھ سکے جائیں

الموارد - بحث